موج الم اور امام حسینؑ

www.ketab.ir

ذیشان حیدر صادقی مبارکپوری

سرشناسه:	صادقی مبارکپوری، حیدر، ۱۳۵۲ -
عنوان و نام پدیدآور:	موج الم اور امام‌حسین (ع)/ ذیشان‌حیدر صادقی‌مبارکپوری.
مشخصات نشر:	قم: الماس، ۱۳۹۱.
مشخصات ظاهری:	۱۴۲ ص.
شابک:	۷-۷۷-۷۷۵۳-۹۶۴-۹۷۸ ۱۵۰ روپیه
وضعیت فهرست نویسی:	فیپا / اردو / کتابنامه به صورت زیرنویس.
موضوع:	حسین‌بن علی (ع)، امام سوم، ۴ - ۶۱ق.
رده بندی کنگره:	BP ۴۱ /۴/ ص ۱۸ م ۸ ۱۳۹۱
رده بندی دیویی:	۲۹۷ / ۹۵۳
شماره کتاب شناسی ملی:	۳۰۶۲۶۹۳

مشخصات کتاب:

نام کتاب: موج الم اور امام حسینؑ

مصنف: ذیشان حیدر صادقی مبارکپوری

صفحہ آرائی و ترتیب: منظور حسین منتظری الد[illegible]

کمپوزنگ: سید عدیل مہدی زیدی

سرورق و گرافیک: یعقوبی ۰۹۱۲۷۵۹۳۷۸۶

ناشر: انتشارات الماس ۰۹۱۲۱۵۳۹۹۷۹

سال طبع: جمادی الثانی سال ۱۴۳۴ ہجری قمری مطابق با مئی ۲۰۱۳ میلادی

تمام حقوق چاپ و نشر مصنف کے لئے محفوظ ہیں۔

قیمت: ۱۵۰ روپیہ

www.ketab.ir

انتساب

حجاب وعفت کا نگینہ، رشد و ہدایت کا سفینہ، علم و حکمت کا خزینہ، عقل و فراست کا دفینہ، اوج و رفعت کا قرینہ، صبر و حلم کا مدینہ، سیرتِ مرسل کا نمونہ، دلِ نبیؐ کی سکینہ، غموں سے چور وہ حزینہ، کٹے عبادت میں جس کے شبینہ، انسیۃ الحوراء، امّ ابیہا، دخترِ رسول خداؐ، ہمسر علی مرتضیٰؑ، مادر حسن مجتبیٰؑ، امّ سید الشہداءؑ، صدیقہ طاہرہ، راضیہ مرضیہ، معصومہ محدثہ حضرت فاطمہ زہراءؑ کے محضر مقدس میں مندرجہ ذیل شعر کے ساتھ یہ ادنی سی تحریر پیش خدمت ہے، شاید یہی بے مایہ خدمت درخور اعتناء قرار پائے اور ان کی نظر کرم مجھ بے بضاعت کے بھی شامل حال ہو، شاید یہی ناچیز عبارتیں ان کی جود و سخاوت کو وجد میں لائیں نتیجہ میں یہی قرطاس و قلم بخشش کا سامان بن جائیں اور جب یاس و حرماں کی کالی گھٹائیں چھا جائیں، امیدوں کی راہیں مسدود ہو جائیں ایسے پر ہول ماحول میں وہ علیا مقام مجھ عاصی و خطاکار کی شفیعہ بنیں۔

صنف لطیف اپنے مقدر پہ ناز کر   عورت کا یہ مقام کہ عورت ہیں فاطمہؑ

www.ketab.ir

فہرست

انتساب ۵

مقدمہ ۹

غریب الوطنی میں بال بچوں کا بے سہارا ہونا ۱۷

امام حسینؑ کا اپنی بیٹی سکینہؑ کو تسلی دینا ۱۸

آنحضرتؑ کا اپنی بہن زینبؑ سے رخصت ہونا ۲۵

امامؑ کا پہلا وداع اور آنحضرتؑ کا مدد طلب کرنا ۳۸

امامؑ کی نصرت کے واسطے جنی قبائل کا آنا ۳۹

امامؑ کا دوسرا وداع اور حور کی شہادت ۴۱

امامؑ کا تیسرا وداع اور ان کا نہر فرات میں داخل ہونا ۴۴

امامؑ کا چوتھا وداع اور عدیم المثال مقاومت ۶۱

امامؑ کا پانچواں وداع اور حضرت سجادؑ کو اسرار امامت سے آگاہ کرنا ۶۸

امامؑ کا چھٹاں وداع اور بیبیوں کی دلداری کرنا ۷۵

امامؑ کا ساتواں وداع اور سجدۂ معبود میں بخشش امت کی دعا کرنا ۷۹

رشادت و شہادت ۹۷

عبد اللہ بن عفیف ۹۷

سنسان گھروں کی فریادیں ۱۰۳

مقدمہ ۱۰۵
اندیکھی فریادیں........................ ۱۰۷
جس کی تلوار سے اسلام کی بنیادیں مضبوط ہوئی تھیں اسی کے گھر سے اٹھارہ جنازے نکلنا........................ ۱۰۸
ویران خیموں کا اپنے مکینوں کے فراق میں آہ وفغاں کرنا........................ ۱۱۱
کچھ آشیانوں کا آج بھی اپنی ویرانی پر آنسو بہانا........................ ۱۱۶
ابن قتیبہ کا بنی ہاشم کے سنسان گھروں پر اپنے اشعار میں مرثیہ پڑھنا... ۱۲۱
اربعین حسینی........................ ۱۲۳
منابع و مآخذ........................ ۱۳۷

www.ketab.ir

مقدمہ

وَمَا كُنتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا۔[1] خیر الامم، صاحب جود و کرم، خورشید بحرِ ظُلم، سردار تسنیم وارم، منبع فراست و حکم، مسیحائے درد والم، وارث علم و قلم، دین وانھوں شریعت کا بھرم، بنی ہاشم کا حشم، رشد وہدایت کا علم۔ برادر عباس و حسن، فرزند طٰہٰ ذوالمنن، پسر حیدر بت شکن، امام غریب الوطن، عموئے گلبدن، پدر غنچہ دہن، مطیع سیر و سنن، قائد زمین وزمن، قطب چرخ کہن، دافع فساد و فتن۔ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نورِ عین، زہراؑ کے دل کا چین، ابن فاتح حنین، منجی دارین، وارث قبلتین، شاہ مشرقین، امام الحرمین، ہادی کونین، سید الثقلین حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے بابا علی مرتضی کی طرح مندرجہ بالا آیت کی تلاوت فرمائی؛ جب مولائے کائناتؑ سے لوگوں نے کہا: ابھی تازہ تازہ خلافت آپ کے ہاتھ چڑھی ہے ابھی آپ معاویہ کو عزل نہ کریں تو امام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی تھی۔ مولا حسین علیہ السلام نے کب اس آیت کی تلاوت فرمائی؟ اس کو آپ اس مقدمہ کا مطالعہ فرمائیں گے پھر آپ کو احساس ہوگا کہ باپ بیٹے کی روش بالکل یکسان ہے بلکہ دونوں کی سیرتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آئینہ ہیں.

کوفیوں کے لاتعداد خطوں سے مجبور ہو کر امامؑ نے کوفہ جانے کا ارادہ کیا۔ اپنے اعوان وانصار کے ساتھ جب امامؑ نے کوفہ کی طرف کوچ کیا تو کوئی مقام و منصب کے

---

[1] سورہ کہف، ۵۱

www.ketab.ir

لالچ میں، کوئی مال غنیمت کے چکر میں، لوگ جوق در جوق امامؑ کے ساتھیوں میں شامل ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ امامؑ کے اعوان وانصار نے لشکر کی صورت اختیار کرلی۔ آزمائش کی گھڑی آپہونچی، کاروان منزل زبالہ پر پہونچا، وقت کا مشہور و معروف شاعر فرزدق امامؑ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: آقا آپ نے کیسے کوفہ کے باسیوں پر بھروسا کرلیا درحالیکہ ان لوگوں نے آپ کے چچا زاد بھائی مسلم کو شہید کر ڈالا۔ شہادت کی خبر سنتے ہی امامؑ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ ثُمَّ قَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ مُسْلِماً فَلَقَدْ صَارَ اِلٰی رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانِهِ وَتَحِيَّتِهِ وَرِضْوَانِهِ. اَمَّا اِنَّهُ قَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ وَبَقِيَ مَا عَلَيْنَا فرمایا: خداوند عالم مسلم پر اپنی رحمت کی برسات کرے بیشک انھوں نے خدا کی روزی اور خوشنودی کی طرف شتاب کیا اور مقام رضوان سے شرفیاب ہوئے، جو ان پر فرض تھا انھوں نے انجام دیا اور جو ہم پر فرض ہے وہ اب تک باقی ہے پھر ان اشعار کو پڑھا:

فَاِنْ تَكُنِ الدُّنْيَا تُعَدُّ نَفِيْسَةً ... فَدَارُ ثَوَابِ اللّٰهِ اَعْلٰى وَاَنْبَلُ
وَاِنْ تَكُنِ الْاَبْدَانُ لِلْمَوْتِ اُنْشِئَتْ ... فَقَتْلُ امْرِءٍ بِالسَّيْفِ فِي اللّٰهِ اَفْضَلُ
وَاِنْ تَكُنِ الْاَرْزَاقُ قِسْماً مُقَدَّراً ... فَقِلَّةُ حِرْصِ الْمَرْءِ فِي الرِّزْقِ اَجْمَلُ
وَاِنْ تَكُنِ الْاَمْوَالُ لِلتَّرْكِ جَمْعُهَا ... فَمَا بَالُ مَتْرُوْكٍ بِهِ الْمَرْءُ يَبْخَلُ [1]

اگر دنیا کا شمار نفیس و گرانبہا چیزوں میں کیا جائے تو خدا کے اجر و ثواب کی جگہ (بہشت) بہت ہی بلند و برتر ہے۔ اگر بدن موت کے لئے نشو و نما پا رہا ہے، انسان بل

---

[1] ناسخ التواریخ، ج ۱، ص ۱۴۶

بڑھ رہا ہے تا کہ ایک دن مر جائے تو اس کا اللہ کی راہ میں تلوار سے قتل ہو جانا بہت ہی بہتر ہے۔ اگر رزق و روزی ایک معین مقدار میں تقسیم کردی گئی ہے تو انسان کا رزق روزی میں کم لالچ کرنا بہت ہی اچھا ہے۔ اگر مال و ثروت کو جمع کر کے ایک دن چھوڑ کر چلے جانا ہے تو انسان کو اس چھوڑ کر چلے جانے والے مال میں کنجوسی کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

ابھی دو چار ہی گھڑی گذری تھی کہ اسی مقام (منزل زبالہ) پر امامؑ کے لئے خبر لائی گئی کہ ابن زیاد نے عبد اللہ بن یقطر کہ جو امامؑ کے قاصد تھے شہید کرڈالا۔ امامؑ کی آنکھیں پھر ایک بار آنسوؤں سے تر ہو گئیں خیمے سے باہر آئے اور اپنے اصحاب پر اس خط کو پڑھا: اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ اَتَانَا خَبَرٌ فَظِیْعٌ: قُتِلَ مُسْلِمُ بْنُ عَقِیْلٍ وَهَانِئُ بْنُ عُرْوَةَ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ یَقْطُرَ وَخَذَلَنَا شِیْعَتُنَا، فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمُ الْاِنْصِرَافَ فَلْیَنْصَرِفْ فِیْ غَیْرِ حَرَجٍ وَلَیْسَ عَلَیْهِ ذِمَامٌ۔ لوگو! مجھ تک ایک بری اور وحشتناک خبر پہونچی ہے: ابن زیاد نے مسلم بن عقیل، ہانی بن عروۃ اور عبد اللہ بن یقطر کو شہید کرڈالا؛ کوفیوں نے ہمارے ساتھ دغا کی؛ میں اپنی بیعت کو تم سے اٹھاتا ہوں تا کہ جس کا جی چاہے وہ اس المیہ سے خود کو نکال کر کسی امن جگہ پہونچا سکے۔

امامؑ نے اپنے اس کلام سے لوگوں کو بتادیا کہ اس راہ میں مقام و منصب ہاتھ نہیں چڑھنے والا ہے اور نہ ہی مال غنیمت ہاتھ آنے والا ہے بلکہ اس راہ میں موت کے روبرو ہونا ہے، پس وہ لوگ کہ جو مقام و منصب اور غنیمت کی لالچ میں امامؑ کے ہمراہ ہو کر آنحضرت کے ساتھیوں کو فوج کی صورت دے بیٹھے تھے دائیں بائیں سے جدا

ہوتے گئے فقط وہی افراد بچے کہ جو امامؑ کے ساتھ مدینہ سے حرکت کئے تھے اور کچھ انگشت شمار لوگ کہ جو امامؑ کی نصرت کے واسطے خالصانہ شریک ہوئے تھے۔ ایک بار یہاں پر امامؑ نے اپنے ساتھیوں کا امتحان لیا اور دوبارہ شب عاشور شمع کو گل کر کے؛ چونکہ یہاں پر دنیا پرست افراد کا صفایا ہو چکا تھا لہٰذا وہاں پر کوئی اپنی جگہ سے نہیں اٹھا کیونکہ جو یہاں سے امامؑ کے ساتھ روانہ ہوئے تھے وہ شہادت کی آرزو رکھ کر امامؑ کے ہمراہ ہوئے تھے۔

امامؑ نے کوچ کا اعلان کیا۔ کاروان قصر مقاتل پہونچا، وہاں پر ایک پردہ سرا دیکھا کہ جس کے سامنے بڑا سا نیزہ زمین میں گڑا ہوا، تیز و بران تلوار عمود خیمہ سے لٹکی ہوئی، عربی نسلی گھوڑا اصطبل میں آمادہ کھڑا ہے، امامؑ نے فرمایا: یہ کس کا خیمہ ہے؟ کہا گیا: یہ پردہ سرا عبداللہ حر کا ہے کہ جو کوفیوں کا شہسوار اور ان کے دلیروں کا دلاور ہے، جس کی شجاعت و سخاوت میں کوئی مثال نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اس کا حریف ہے۔ امامؑ نے حجاج بن مسروق جعفی کہ جو اسی کے قبیلے کے تھے انھیں حکم دیا کہ عبداللہ کو میرے پاس بلا لاؤ۔ حجاج گئے اور امامؑ کے پیغام سے عبداللہ کو اطلاع دی۔ عبداللہ نے کہا: مجھے حسینؑ کس کام کے لئے بلا رہے ہیں؟ حجاج نے کہا: اس واسطے کہ تم ان کی نصرت کرو، ان کے دشمنوں سے جنگ کرو، شمشیر و نیزے کی جراحت پر صبر کرو اگر شہادت تمہارے نصیب میں ہوئی تو اجر جزیل سے بہرہ مند ہو گے۔ عبداللہ نے کہا: مجھے پہلے معلوم تھا کہ حسینؑ سے کوفیوں کی جنگ ہو کر رہے گی اسی لئے میں کوفہ سے باہر آیا تھا کہ اگر وہ قتل کر دیئے جائیں تو میں ان کے قتل کرنے والوں کے درمیان نہ

www.ketab.ir

رہوں؛ حجاج تمہیں خبر ہونی چاہیئے کہ کوفیوں نے اس دنیائے فانی کو اس جاویدانی نعمت پر انتخاب کر لیا ہے اور خاندان نبوت کی محبت کو ابن زیاد کی عطاؤں سے بدل لیا ہے؛ میری ان سے نہیں بنی اور نہ ہی میرے پاس اتنی طاقت تھی کہ ان کی مخالفت میں قیام کرتا ناچار ہو کر ان کے درمیان سے ہجرت کر کے ایک کنارے بیٹھا ہوں تا کہ خداوند جو چاہے اور قضا جو فیصلہ کرے۔

حجاج نے پلٹ کر امامؑ کی خدمت میں ساری سرگذشت کو بیان کیا. امامؑ نے فرمایا: بہتر یہ ہوگا کہ میں خود عبد اللہ کا دیدار کروں اور اس پر اتمام حجت کروں اٹھے اور عبد اللہ کے خیمے کی طرف بڑھے۔ عبد اللہ نے جیسے ہی دیکھا امامؑ کے استقبال میں دوڑا اور انھیں اپنی جگہ بٹھا کر خود امامؑ کے سامنے کھڑا رہا۔ امامؑ نے فرمایا: تمہارے بزرگوں نے مجھے لگاتار خط پہ خط بھیجا کہ میں ان کے پاس آؤں اور انھوں نے قسم بھی کھائی کہ اک لحظہ بھی جانبازی سے پیچھے نہیں ہٹیں گے اور وقت جہاد پر کمال مجاہدت کریں گے لیکن اب سن رہا ہوں کہ انھوں نے حق سے منھ موڑ لیا ہے اور باطل کو حق پر انتخاب کر لیا ہے۔ تمہیں عبد اللہ اچھی طرح معلوم ہے کہ ہر خیر و شر کے لئے ثواب و عقاب اور ہر گفتار و کردار کا قیامت کے دن حساب ہے؛ آج میں تمہیں اپنی نصرت کے واسطے دعوت دے رہا ہوں اگر قبول کرو گے تو کل قیامت کے دن نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے سے راضی و خوشنود پاؤ گے۔ عبد اللہ نے کہا: یہ بالکل حقیقت ہے؛ جو بھی آپ کی اطاعت کرے گا اور آپ کی اتباع میں قدم بڑھائے گا جنت کی لازوال نعمتوں سے بہرہ مند ہوگا لیکن کوفہ والوں نے آپ کی نصرت سے

انکار اور آپ کی مخالفت کا پرچم لہرادیا ہے اور یزید کا لشکر بھی بے حد وحساب ہے؛ آخر کار وہ آپ کے اصحاب پر کامیاب ہو کر رہیں گے اور غلبہ انھیں کا ہوگا؛ ایسے حالات میں جنگ کا سامنا کرنا پسندیدہ نہیں ہے اور مجھ ایک آدمی سے کیا ہو سکتا ہے؟! آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے معاف کریں۔ یہ میرا گھوڑا ہے کہ جس کا ملحقہ نام ہے کوئی سوار اس کی رفتار کو نہیں پاسکا ہے اور نہ ہی میں نے اس سے کسی سوار کا پیچھا کیا ہوا ور اس کو نہ پایا ہو اور یہ میری تلوار ہے کہ جو شیر کے دانت سے بھی زیادہ تیز ہے؛ انھیں میری جانب سے اپنی خدمت میں قبول فرمالیں۔ امامؑ نے فرمایا: میں نے تمہارے گھوڑے اور شمشیر کی خاطر تم سے ملاقات نہیں کی ہے بلکہ میں نے چاہا کہ تم میری ہمراہی کرکے کامیاب اور سرمائے آخرت میں کامران؛ راہ خدا میں انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی جان تک کی بازی لگائے نہ فقط مال کی؛ ہمیں تمہارے مال کی کوئی ضرورت نہیں ہے بیشک میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے انھوں نے فرمایا: جو بھی میرے اہلبیت کی فریاد سنے اور اس کا جواب نہ دے خداوند عالم اسے آتش جہنم میں منھ کے بل پھینک دے گا۔ یہ کہکر اٹھے اور اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے باہر آگئے: "وَمَا كُنتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا"[1] میں گمراہ لوگوں کو اپنا بازو نہیں بنا سکتا۔

کہا جاتا ہے کہ کبھی کبھی انسان کی ایک غلطی اس کی سرنوشت کو برباد کردیتی ہے اور موقع ہاتھ سے نکل جانے کے بعد سوائے حسرت ویاس کے کچھ باقی نہیں بچتا۔ امامؑ نے اتمام حجت کردی؛ تمام کوفیوں کی طرح اس نے بھی امامؑ کی نصرت نہیں کی اور

۱۔ سورہ کہف ۵۱

ہستیٔ دور روزہ کو ہستیٔ جاویداں پر ترجیح دی لیکن آخر میں سوائے شرمندگی اور پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں چڑھا۔

نفس المہموم نے طبری سے اور طبری نے ابو مخنف سے روایت کی ہے: حادثۂ کربلا کے بعد عبد اللہ حر اپنے کئے پر نادم ہوا کہ کیوں امامؑ کی مدد نہیں کی !! کیوں ان کی رکاب کو نہیں تھاما!! پشیمانی کے ساتھ ہاتھ ملتے ہوئے اُن اشعار کو پڑھتا تھا:

فَیَالَکَ حَسْرَۃً مَادُمْتُ حَیّاً ... تَرَدَّدُ بَیْنَ صَدْرِیْ وَالتَّرَاقِیْ

حُسَیْنٌ حِیْنَ یَطْلُبُ نَصْرَ مِثْلِیْ ... عَلٰی اَھْلِ الْعَدَاوَۃِ وَالشِّقَاقِ

مَعَ ابْنِ الْمُصْطَفٰی رُوْحِیْ فِدَاہُ ... فَوَیْلِیْ یَوْمَ تَوْدِیْعِ الْفِرَاقِ

فَلَوْ اَنِّیْ اُوَاسِیْہِ بِنَفْسِیْ ... لَنِلْتُ الْفَوْزَ فِیْ یَوْمِ التَّلَاقِیْ

لَقَدْ فَازَ الَّذِیْ نَصَرُوْا حُسَیْناً ... وَخَابَ الْاٰخِرُوْنَ ذَوُوْا النِّفَاقِ

اشعار کا خلاصہ: جب تک میں زندہ رہوں گا یہ غم میرے سینے کو تنگ اور میرے گلے میں اٹکا رہے گا کہ جب فرزند پیغمبر ﷺ حسینؑ نے مجھ سے مدد طلب کی تو میں نے کیوں انکار کیا؟! وائے ہو مجھ پر اس دن کہ جب موت مجھے اپنے قبضے میں لے گی۔ اگر میں ان کی راہ میں اپنی جان کو نچھاور کرتا تو قیامت کے دن عظیم کامیابی سے سرفراز ہوتا۔ بیشک جن لوگوں نے حسینؑ کی نصرت کی وہ نیک بخت ہوئے اور جن لوگوں نے ان کی مدد سے سرپیچی کی وہ بدبخت ہوئے۔

ناسخ التواریخ، ج ۱، ص ۱۵۰

www.ketab.ir

کہا جاتا ہے جب مصیبت آتی ہے تو ہر طرف سے آتی ہے؛ کبھی زمانے کا ورق الٹا تھا، خاندان رسالت پر بجلیاں گری تھیں، نصرت کا وعدہ کرنے والوں نے منہ پھیر لیا تھا اور جس سے امداد کی درخواست کی جاتی تھی وہ بھاگتا ہوا نظر آتا تھا، بہت بڑی آزمائش تھی، امتحانوں میں گھرے حسینؑ تھے اور ان کے ہمراہ ان کے اہل وعیال اور کچھ خالص اعوان وانصار، اعزاء واقرباء کی شہادت کے بعد حسینؑ پر کیا بیتی، ان کا تشنگی کے عالم میں بیباکانہ نبرد کرنا، ہزاروں دشمنوں کے بیچ جانا نہ رجز پڑھنا، گھبرائی ہوئی بیبیوں کی دلداری کرنا، صدائے استغاثہ کا بلند کرنا، اپنے اہل وعیال کو تسلیاں دے کر مقتل میں جانا اور پھر نہایت بے دردی سے شہید ہو جانا و... اس مقالہ میں درج کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اکثر مقاتل میں امامؑ کے وداع کو مجموعاً ذکر کیا گیا ہے لیکن بعض مقاتل نے تقسیم بندی کی ہے کسی نے چودہ وداع ذکر کیا ہے کسی نے سات اور بعض نے کچھ اور۔ ناچیز نے ابتداء میں کلاً وداعؑ کو ذکر کیا ہے پھر تقسیم بندی کے طور پر سات وداع کو مرقوم کیا ہے۔ بس بارگاہ ذوالجلال میں یہی درخواست ہے کہ وہ صبر حسینؑ کے صدقے میں ہمیں بھی آلام ومصائب میں صبر واستقامت کی توفیق عنایت فرمائے اور صراط مستقیم پر چلنے کی ہمت دے۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

www.ketab.ir